متوجہ ہوئے اور فرمایا سید زادے یہ ایسی پہیلی نہیں جو بوجھی نہ جا سکتی ہو تم میرا ایک پیغام بہ بانگ دہل پوری

پاکستانی قوم کو سنا دو میں سراپا سماعت بن کر متوجہ ہوا تو حضرت علامہ گویا ہوئے ؎

جعفر از بنگال و صادق از دکن

ننگِ ملت ، ننگِ دیں ، ننگِ وطن

میرے اوہام یقین میں مجسّم ہوگئے ۔ میری روح میں غیرت و انتقام کی لہر دوڑ گئی اور میں نے حضرتِ نقاشِ

پاکستان کا پیغام ملتِ اسلامیہ کی سماعت تک پہنچانے کا عزم مصمّم کر لیا ۔

میں اسی سوچ میں تھا کہ مجھے حضرت علامہ نے پھر مخاطب کیا اور فرمایا سید زادے سنو ! تم اور تمہارے

تمام ساتھی پوری ملتِ اسلامیہ کو میرا ایک ایک پیغام سناؤ اور یوں سناؤ جیسے محمل کے بوجھل ہو جانے سے سار بان

حدی خوانی میں وہ حرارت و حدت پیدا کر دیتا ہے کہ صحرا کے ذرّے بھی گوش بر آواز ہو جاتے ہیں ، جاؤ اور اس وقت

تک چین سے نہ بیٹھو جب تک پوری قوم آمادۂ عمل نہ ہو جائے ۔

درِ دلِ مومن مقامِ مصطفیٰ است

آبروئے ما زنامِ مصطفیٰ است

بہ مصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست

گر باو نرسیدی تمام بولہبی است

وہ نبوّت ہے مسلماں کیلئے برگِ حشیش

جس نبوت میں نہ ہو قوّت و شوکت کا پیام

اور دیکھو برخوردار دائیں بائیں سے بے نیاز ہو کر نتائج سے بے پرواہ ہو کر محض اللہ کی رضا کیلئے اس راستے میں اپنی تمام

توانائیاں صرف کر دو ۔ مولانا حسرت موہانی نے فرمایا علامہ کی بات بات حکیمانہ ہے اور اسی حکیمانہ فکر سے قوم کی

سمت درست کر دو تاکہ پاکستانی مسلمانوں کا مستقبل تاریکیوں میں ڈوبنے سے بچ جائے ۔ میں کچھ اور پوچھنا چاہتا تھا

کہ امیر شریعت نے فرمایا اس سے بہتر کوئی پیغام نہیں اور اس سے بڑھ کر کوئی پروگرام نہیں ۔ تمام احرار ساتھیوں

سے میرا سلام کہو اور ان سے کہو کہ علامہ نے دو مشن تمہارے سپرد کئے ہیں ان پر کمربستہ ہو جاؤ ــــ جاؤ خدا اللہ

تمہارا حامی و ناصر ہو ۔

عبد الخالق خالد
راولاکوٹ (آزاد کشمیر)

نفاذِ شریعت کا عملی پہلو

خدا کے بندوں پر خدا کی سرزمین میں خدا کا قانون نافذ کرنے کی جو حکمتِ عملی پاکستان میں اختیار کی جا رہی ہے۔ اس کے دو پہلو ہیں ایک شریعت کا مسودہ اور دوسرا اسے نافذ کرنے والے امراء۔ شریعت کا مسودہ تیار کرنے کی اپنے طور پر بہت زیادہ اہمیت ہے۔ مگر اس مسودے کو نافذ کرنے والے عاملین کی اہمیت اس سے بڑھ کر ہے۔ معاشرے کا جو طبقہ شریعت کا فہم نسبتاً زیادہ رکھتا ہے۔ وہ اساتذہ کا طبقہ پرائمری سے یونیورسٹی تک کے معلمین جن میں یہ صلاحیت پائی جاتی ہے کہ وہ نفاذِ شریعت کا اہم کارنامہ سرانجام دے سکتے ہیں۔ تجویز یہ ہے کہ یہ مقدس فریضہ انہی مقدس شعبے کو تفویض کیا جائے۔ شریعت آرڈیننس میں کوئی اصلاح طلب نقاط بھی ہوں تو عاملین شریعت اس کی نوک پلک درست کرتے ہوئے اسے اپنی حقیقی روح کے ساتھ نافذ کر لیں گے۔ یہ انتظامات ایڈہاک بنیاد پر کئے جا سکتے ہیں۔ فوری طور پر شریعت سیکرٹریٹ نظامت اور نچلی سطح پر ہزاروں کارپردازوں کی تقرری کے لئے کروڑوں روپے کی ضرورت ہے۔ جو فوری طور پر بجٹ پر بڑا بوجھ ہے۔ اگر یہ فریضہ اساتذہ کو سونپا جائے تو بجا طور پر توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ اپنے فرائض منصبی کی بجاآوری کے ساتھ اضافی فریضے کے طور پر نفاذِ شریعت کے لئے بھی اپنی صلاحیت اور اوقات وقف کر سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں نفاذِ شریعت کے لئے حسبِ ذیل شیڈول بطور تجویز پیش خدمت ہے۔

نفاذِ شریعت کا انتظامی ڈھانچہ

دینی جذبہ رکھنے والے اساتذہ کا چناؤ کر کے ایڈہاک بنیاد پر شریعت کا نفاذ کیا جائے۔

شریعت سیکرٹریٹ

سیکرٹری	سکیل ۲۵	سیکشن آفیسر	۱۸/۱۹ "
ڈپٹی سیکرٹری	" ۲۱	کلریکل سٹاف	

نظامتِ شریعت

ناظم	سکیل	۲۵
نائب ناظمین	″	۱۹
ضلعی مہتمم	″	۱۹
نائب ضلعی مہتمم	″	۱۸
کلریکل سٹاف		

بُنیادی اکائی (محلہ مسجد)

مقامی مہتمم	سکیل	۱۷
نائب مہتمم	″	۱۶
معاونین	″	۹، ۷

بالائی اکائی (جامع مسجد)

مہتمم	سکیل	۸
نائب مہتمم	″	۱۷
معاونین	″	۹ تا ۱۴

دائرہ کار

۱۔ نظامِ صلوٰۃ و زکوٰۃ کا قیام

۲۔ امن و امان

۳۔ شریعت کی تبلیغ و تشہیر

۴۔ تنازعات کے فیصلے اور مصالحت

ناظمِ ضلع کی حیثیت

ضلعی ناظم کو وہی مقام دیا جائے جو مروجہ نظام میں ڈپٹی کمشنر کو حاصل ہے۔ قومی جھنڈی ڈی سی بجائے ناظمِ ضلع کو دی جائے۔

شعبۂ خواتین

معلمات پر مشتمل علیحدہ انتظامی و عدالتی ڈھانچہ خواتین کے لئے نافذ کیا جائے

اختیارات و مراعات

۔ سالانہ خصوصی ترقی

۔ اطمینان بخش کارکردگی پر پرموشن

۔ خصوصی مراعات

۴۔ منتظمین کو مجسٹریٹ کے اختیارات تفویض کئے جائیں۔

۵۔ عاملینِ شریعت کو اہم ترین ملازمین قرار دیا جائے۔

۶۔ شریعت کو اعلیٰ ترین سروس قرار دیا جائے۔